بعونہ تعالیٰ

قوم و ملت کی تعمیر و ترقی کی ایک انقلاب انگیز تجویز

ہلال باغ ضلع

ایک تعلیمی و تبلیغی، صنعتی و زراعتی، اسلامی نو آبادی

ہیں قائل مگر
آپ فرماتے ہیں جو کچھ ہے وہ بے دلیل ہے

از:
محفوظ الرحمٰن نامی

محمد نعیم اللہ مؤید

اپنا خیال

زمانے سے الف ان یہ تجویز کئی عرصے سے تخیل میں تھی مگر جب میں نے اسے کامیاب بنانے اور عملی جامہ پہنانے کے لیے تو ہر بس تحریک کے پیش ہونے کا خیال آیا تو مایوس ہو جاتا تھا کہ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنے گا لیکن الحمد للہ ایک صاحب دل گرامی ذات نے اس کی تائید کی تو یکایک یہ تجویز عالم ظہور میں آتی ہوئی نظر آتی ہے اور جو بعض و اس کو مرتب کے بعد یا جناب محمد صاحب اس کا مؤید بنا جانے کی امید ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہلال باغ

ایک تعلیمی و تبلیغی، صنعتی و زراعتی، اسلامی نو آبادی

سنہ ۱۹۳۵ء کی بات ہے کہ اخبار ایمان (پٹی ضلع لاہور) کے ذریعہ یہ مسرت انگیز، روح پرور جانفزا خبر ملی کہ سیرت کمیٹی کی طرف سے ایک تعلیمی و تبلیغی، صنعتی و زراعتی نو آبادی قائم کی جائیگی، جسکے لیے چودہ ہزار کی پیشکش وصول ہو چکی ہے، اس مژدۂ دلنواز نے اسلامی حلقوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑا دی، اور نہایت بے چینی سے اس نو آبادی کے قیام کا انتظار ہونے لگا۔ ۲ سال کے طویل انتظار کے بعد جب حالات کی تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ جو کچھ تھا محض پروپگنڈا تھا اور بس، سیرت کمیٹی سے مایوس ہو کر اس ناچیز نے توکلاً علی اللہ اس عظیم الشان کام کے شروع کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اور مشورہ کی غرض سے اکابر ملت کے نام حسب ذیل خط لکھا۔

نور العلوم بہرائچ

مخدومنا المحترم دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میری زندگی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دیال باغ آگرہ کے نمونہ پر ایک اسلامی نو آبادی "ہلال باغ" قائم کروں جسمیں اسلامی تعلیم و تربیت، تبلیغ، فوجی نظام، صنعت و حرفت اور زراعت کا انتظام بقدر استطاعت

بلند سے بلند پیمانہ پر کیا جائے، اور جس کے ذریعہ مسلمانوں کی موجودہ ضروری تعمیری خدمتیں
انجام پاسکیں اس مقصد کیلئے میں آٹھ سال سے مسلسل جد و جہد کر رہا ہوں۔ اب تک
مجھے بحمد اللہ اتنی کامیابی ہو چکی ہے کہ تعلیم یافتہ، مخلص اور باعمل نوجوانوں کی ایک
مختصر جماعت نے اس دینی و ملی مقصد کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا ہے۔ اس
نو آبادی کیلئے بہرائچ کے قریب لب دریا ایک زمین تجویز ہو چکی ہے چرمی اشیاء
بنانے کا پورا سامان ہو چکا ہے۔ کپڑے کے کارخانوں کا انتظام کیا جا رہا ہے ان
ذرائع سے جتنی آمدنی ہوگی نو آبادی کی ترقی، کارکنوں کی معاش اور عام دینی و ملی
مصالح پر صرف کیجائیگی، جناب واقف ہیں کہ اس قسم کے ادارہ کی ضرورت کا
احساس ملک کے گوشہ گوشہ میں کیا جا رہا ہے میں اسی پاک و بلند مقصد کی تکمیل کیلئے
جناب کی رہنمائی کا سخت محتاج ہوں، کامل توقع ہے کہ اپنی تائید و رائے عالی
اور اعلیٰ مشورے سے امداد فرمائینگے۔ والسلام

محفوظ الرحمٰن نامی
ناظر نور العلوم بہرائچ (اودھ)

اس خط کے جواب میں حسب ذیل گرانقدر رائیں موصول ہوئیں

(از امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد مدظلہ)

برادرم۔ السلام علیکم حسب ہدایت حضرت مولانا مدظلہ آپکی یہ کوشش ضرور مستحسن ہے
لیکن جبتک تفصیلات معلوم نہوں کوئی رائے نہیں دیجا سکتی۔

نیاز مند محمد اجمل خاں پرائیویٹ سکریٹری مولانا آزاد

از امیر الہند مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ

محترم المقام، زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والا نامہ باعث عزت افزائی ہوا یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے جو کام شروع کیا ہے نہایت اچھا اور نافع ہے میں اس طریقہ کو بہت بہتر سمجھتا ہوں سرگرمی سے کام کئے جایئے۔ ایسے نیک عمل میں کسی کے مشورے کے محتاج ہونے کی ضرورت نہیں۔

(مولانا) حسین احمد (صاحب مدنی مدظلہ العالی)

از مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی

برادرم علیکم السلام۔ ہلال باغ کی تجویز کے اعلیٰ ہونے میں اصولی حیثیت سے کلام ہو ہی کیا سکتا ہے مبارک اور بہت مبارک ہے، البتہ عملی پہلوؤں پر خوب اچھی طرح غور کئے بغیر ہاتھ نہ ڈالئے۔ والسلام

دعاگو۔ عبد الماجد

از علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اعظم گڈھ

مکرم، السلام علیکم۔ نوازش نامہ کا شکریہ، میں سفر میں تھا اس لئے جلد جواب نہ جاسکا آپ کے خیالات سنکر خوشی ہوئی کہ آپ نے ایسا مفید اور بلند مقصد اپنے سامنے رکھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو حوصلہ کے مطابق کامیابی عطا فرمائے۔ آپ ہلال باغ اور دیال باغ کی قافیہ پیمائی تو چھوڑیئے اور محض خیال صحیح کی پیروی کیجئے۔ آپ صبغۃ الاسلام اور اہل صفہ

کا منظر سامنے رکھیئے آپکی کوششوں کی کوئی نئی قسط شروع ہو تو مطلع فرمایئے۔ کسی موقع سے آپکی نوآبادی کی زیارت میں بھی کروں گا۔ والسلام

سید سلیمان

از خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

مسلمانوں کی اس ضرورت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر واقعی دیال باغ کے نقش قدم پر اس مسلم ہلال باغ کو مولوی محفوظ الرحمٰن نے چلایا تو وہ مسلم قوم کیلئے بڑا کام کرینگے۔ خدا انکو کامیابی دے۔ (منادی)

از عالیجناب ڈاکٹر سید محمود صاحب وزیر تعلیم بہار

مکرمی۔ کچھ عرصہ ہوا آپ کا عنایت نامہ ملا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اپنی بیحد مصروفیتوں کی باعث اس کا جواب اب تک نہ دے سکا۔ وہ خط آج مجھے اپنی فائلوں میں ملا۔ فوراً جواب لکھ رہا ہوں۔ آپکی دلچسپ اور مفید تجویز متعلق ہلال باغ کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کاش مسلمان اس طرف متوجہ ہوں اور آپ اپنی اس تجویز میں کامیاب ہوں۔ باوجود تمام دقتوں کے یہ کام کرنا ہی ہے خدا کیلئے ایسے ضرور جاری رکھیے گا۔ اور اسمیں کام کرنیوالے بے لوث، ہمدرد، اور محنتی اشخاص کو تجویز کیجیے گا۔ مہربانی فرما کر مفصل حالات سے مطلع کیجیے اور بتلایئے کہ اب تک یہ تجویز کس حد تک پہونچی ہے اور آئندہ کیا امیدیں ہیں۔ اگر آپ کامیاب ہو جائینگے تو اس قسم کے ادارے کی ہر بڑی جگہ ضرورت ہے۔ آپکے جواب کا بیتابی کیساتھ منتظر رہوں گا۔

خاکسار سید محمود (رانچی)

از عالیجناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ دہلی

مکرم بندہ ۔ السلام علیکم ۔ نادم ہوں کہ آپکے گرامی نامہ کے جواب میں اتنی تاخیر ہوئی ۔ امید ہے کہ آپ مجھے معاف فرمائینگے ۔ آپکا ارادہ نہایت مبارک ہے نیک نیتی اور پیہم کوشش سے اس سے بھی بڑے ارادے تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں ۔ لیکن دونوں صفتوں کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حالات کا صحیح اندازہ ہو اور حصول مقصد کیلئے صحیح ذرائع کا انتخاب کیا جائے ۔ میری پہلی رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کام میں دیال باغ کے نمونہ کے خیال کو زیادہ اہمیت نہ دیں ۔ دیال باغ جہانتک میں واقف ہوں ایک بہت مالدار مذہبی فرقے کا ادارہ ہے ۔ آپکو اور ہمیں شاید ایسے غریب انسانوں کی بستی بسانی ہو جو اپنی محنت سے اپنی روزی کمائیں ۔ دونوں صورتوں میں بڑا فرق ہے ۔ اور اسلئے دونوں کے انتظامات اور دونوں کی ترقی کی راہیں جدا جدا ہیں ۔ آپکے کام کی تفصیلات اگر مجھے معلوم ہوں تو میری سمجھ میں جو باتیں آئینگی ۔ وہ ضرور پیش کروں گا ۔ والسلام

نیازمند

ذاکر حسین جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

نام اور نمونہ کو چھوڑ کر اصل مقصد کی تائید بحمد اللہ تمام بزرگوں نے فرمائی جس سے میرے کمزور ارادے میں قوت ۔ خیال میں پختگی اور عمل میں بے حد سرگرمی پیدا ہوئی ۔

ابتدائی منزلیں

مجوزہ نو آبادی تک پہنچنے کیلئے جو ابتدائی منزلیں میں کئی سال سے انھیں طے کر رہا ہوں اور خدا کا شکر ہے کہ ہر ہر قدم پر مجھے کامیابی نصیب ہو رہی ہے ۔ نو آبادی کی تجویز جب دماغ میں آئی تو یہ ارادہ ہوا کہ اپنی مختصر جماعت کیساتھ کسی کھلے میدان اور غیر آباد زمین میں چلا جاؤں اور

جھونپڑیاں بنا کر نئی بستی بساؤں، لیکن نہ اپنی مالی حالت اس قابل تھی اور نہ کہیں سے امداد کی توقع تھی اسلئے یہ صورت مناسب معلوم ہوئی کہ سر دست لیا محل میں کام کی بنیاد رکھدیجائے جب اس عمارت میں گنجائش نہ رہجائے اور خداوند تعالے ضروری سرمایہ کا انتظام فرمادے تو شہر کے باہر کھلی فضا میں مجوزہ کام کو پھیلایا جائے۔

نور العلوم لیدر ورکنگ اسکول

کام کا آغاز لیدر ورکنگ اسکول سے کیا گیا۔ کام شروع کرنیکے وقت کل سرمایہ صرف لعہ تھا اسی سے سامان خریدا گیا۔ پھر کس کس طرح کام ہوا اور کن کن دشواریوں سے گذرنا پڑا اسکی تفصیل کا موقع نہیں، یہ ظاہر کرنا البتہ ضروری ہے کہ بحمد اللہ ۳ سال کے عرصہ میں اتنا کام ہوچکا ہے کہ مشہور لیڈران، حکام، صوبہ کے وزراء نے یہاں کے مصنوعات کی تعریف کی، جو کچھ سامان تیار ہوتا ہے وہ طلبہ کے ذریعہ فروخت کرایا جاتا ہے تاکہ طلبہ صنعت کیساتھ ہی تجارت کے طریقوں سے بھی واقف ہوجائیں۔

اس شعبہ میں فی الحال ۲ طلبہ ہیں جنمیں اکثر کا عہد ہے کہ تعلیم مکمل ہونیکے بعد نو آبادی کی خدمت و ترقی کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دینگے۔

کارخانہ پارچہ بافی

لیدر ورکنگ اسکول کیطرف سے اب یکقدر اطمینان نصیب ہوا ہے اسلئے دنیا کی سب سے بڑی اور ہندوستان کی قدیم اور خصوصی صنعت پارچہ بافی کیطرف توجہ کیگئی۔ ابھی صرف ۲ مشینوں سے کام لیا جارہا ہے ارادہ ہے کہ کم از کم دس مشینوں کا انتظام کیا جائے لیکن عمارت نہ ہونیکی وجہ سے اس کارخانہ کی

ترقی میں سخت دشواری ہے لیا محل کے ملحق زمین کا ایک ٹکڑا خالی پڑا ہے اسپر اگر عمارت بنجائے تو دس مشینیں آسانی سے لگائی جاسکتی ہیں۔ کوشش کیجارہی ہے کہ پختہ نہ سہی کچی ہی عمارت تیار ہوجائے تو اپنی اسکیم کے مطابق پوری سرگرمی سے کام کیا جائے۔ اس صنعت میں کامیابی کے بعد انشاء اللہ ترقی کے دروازے کھل جائینگے۔

زراعت

اس ضلع میں ریاستوں کی کثرت ہے۔ اور بہت آسانی سے کاشت کیلئے زمین ملجاتی ہے۔ اگر سو بیگھے کا ایک فارم بنالیا جائے۔ اور کاشت کا معقول انتظام کیا جائے تو اسکی پیداوار سے انشاء اللہ تیس کارکنوں کی پرورش اچھی طرح ہوجائیگی۔ اسکے ساتھ ہی ایک ڈیری فارم کا بنا لینا بھی مفید ہوگا۔ ارادہ ہے کہ پارچہ بافی میں کامیابی حاصل کرنیکے بعد جلد از جلد زراعت کیطرف پوری توجہ کیجائے جس دن ہمیں ان تینوں شعبوں میں پوری کامیابی حاصل ہوئی نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پوری قوم کیلئے وہ نہایت مبارک دن ہوگا، کیونکہ اسوقت تعلیمیافتہ مخلصوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوجائیگی جو اپنے کھیت کا پاک غلہ کھا کر اپنے ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا پہنکر مخلوق کی خدمت خدا کیلئے کریگی۔

خاتمۂ سخن

میں نے کام کا اجمالی نقشہ پیش کردیا ہے اور اکابر ملت سے برابر مشورہ کررہا ہوں۔ پوری کوشش کرونگا کہ ہر مفید تجویز پر عمل کروں۔ کارکنوں کے متعلق ایک مختصر بات کہنی ضروری ہے۔ "وہی حضرات اس نظام سے وابستہ ہوسکینگے جو انتہائی سادہ اور جفاکشی کی زندگی گذارنے کے عادی ہوں اور خالصتاً لوجہ اللہ خدمت خلق و ترقی دین کیلئے اپنے کو وقف کردیں" اب خدا سے دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین اگر یہ کام مسلمانوں کے لئے نافع ہو تو غافل قوم کا رخ اسطرف پھیر دے۔ اور کامیابی عطا فرما۔

(اکلیل پریس بہرائچ)

نہیں قائل مگر تو نے آپ فرماتے ہیں جو کچھ سب میرے دل میں ہے